مسیح موعودؑ نمبر

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA
AT NO. R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

REGD. NO. P/GDP-3.

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۴

شمارہ ۱۲

ایڈیٹر :- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر :- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ

سالانہ ۱۵ روپے

ششماہی ۸ روپے

ممالکِ غیر ۳۰ روپے

فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۷ ربیع الاول ۱۳۹۵ ہجری — ۲۰ امان ۱۳۵۴ ہش — ۲۰ مارچ ۱۹۷۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۷ امان (مارچ)، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۱۲ امان کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

" خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے ۔ الحمد للہ "

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام سے دُعائیں جاری رکھیں ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنا فضل شاملِ حال رکھے ۔ آمین ۔

قادیان ۔ ۱۷ امان (مارچ)، محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔ الحمد للہ ۔

★ حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔

فرمودہ ۷ مارچ ۱۹۷۵ء

ربوہ ۷ امان (مارچ)۔ (بروز جمعۃ المبارک)۔ آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبۂ جمعہ میں قرآن مجید کی آیات تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ ۔ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ۙ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۙ (الملک آیات ۲ و ۳) کی تفسیر کرتے ہوئے موت اور حیات کے سلسلہ میں پوشیدہ حکمت پر بہت پُر معارف انداز میں روشنی ڈالی۔ حضور نے بتایا کہ دُنیا میں موت و حیات کا سلسلہ اکٹھا متوازی چلتا ہے۔ ان میں سے اصل چیز حیات ہے اور زندگی یا حیات کا ضائع ہو جانا موت کہلاتا ہے حضور نے واضح فرمایا کہ قرآنی محاورہ کی رُو سے حیات کی مختلف قسمیں ہیں۔ اس ضمن میں حضور نے حیات کی سات اقسام بیان فرمائیں۔ اور بتایا اس لحاظ سے اموات کی بھی سات قسمیں ہیں کیونکہ موت کہتے ہیں زندگی کی نفی کو۔ لیکن اسلام کی رُو سے حیات کا اصل راز تعلق باللہ یا قُربِ الٰہی میں مضمر ہے۔ ان معنوں کی رُو سے اللہ تعالیٰ کا قُرب اصل حیات ہے۔ اور اس سے دُوری کا دُوسرا نام موت ہے۔ پس تمام خیر و برکت اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق منقطع نہ ہو۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے واضح فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق استوار کر کے اسے پختہ سے پختہ تر بنانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں وہی حیاتِ ابدی کے وارث قرار پاتے ہیں۔

چونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت ناساز ہو گئی تھی — (باقی [illegible])

میرے آنے کی غرض یہ ہے کہ اسلام کو ادیانِ باطلہ کے حملوں سے بچاؤں اور اُسے غالب کروں

میں یقیناً کہتا ہوں کہ اسلام دنیا میں غالب آ کر رہے گا اور اس کے آثار ظاہر ہو چکے ہیں

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

" یاد رکھو کہ میرے آنے کی دو غرضیں ہیں ایک یہ کہ جو غلبہ اِس وقت اِسلام پر دوسرے مذاہب کا ہُوا ہے گویا وہ اِسلام کو کھاتے جاتے ہیں اور اسلام نہایت کمزور اور یتیم بچّے کی طرح ہو گیا ہے۔ پس اس وقت خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے تا مَیں ادیانِ باطلہ کے حملوں سے اِسلام کو بچاؤں اور اسلام کے پُر زور دلائل اور صداقتوں کے ثبوت پیش کروں اور وہ ثبوت علاوہ علمی دلائل کے انوار اور برکاتِ سماوی ہیں جو ہمیشہ سے اسلام کی تائید میں ظاہر ہوتے رہے ہیں۔ اِس وقت اگر تم پادریوں کی رپورٹیں پڑھو تو معلوم ہو جائے گا کہ وہ اِسلام کی مخالفت کے لئے کیا سامان کر رہے ہیں۔ اور ان کا ایک ایک پرچہ کتنی تعداد میں شائع ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں ضروری تھا کہ اسلام کا بول بالا کیا جاتا۔ پس اس غرض کے لئے مجھے خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے اور مَیں یقیناً کہتا ہوں کہ اسلام کا غلبہ ہو کر رہے گا۔ اور اس کے آثار ظاہر ہو چکے ہیں۔ ہاں یہ سچّی بات ہے کہ اِس غلبہ کے لئے کسی تلوار اور بندوق کی حاجت نہیں اور نہ خدا تعالیٰ نے مجھے ہتھیاروں کے ساتھ بھیجا ہے . . . . غرض میرے آنے کی غرض تو یہ ہے کہ اِسلام کا غلبہ دُوسرے اَدیان پر ہو۔

دُوسرا کام یہ ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نماز پڑھتے ہیں اور یہ کرتے ہیں اور وہ کرتے ہیں یہ صرف زبانوں پر حساب ہے۔ اِس کے لئے ضرورت ہے کہ وہ کیفیّت انسان کے اندر پیدا ہو جاوے جو اِسلام کا مغز اور اصل ہے۔ مَیں تو یہ جانتا ہوں کہ کوئی شخص مومن اور مسلمان نہیں بن سکتا جب تک ابوبکر، عُمر، عثمان، علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سا رنگ پیدا نہ ہو۔ وہ دُنیا سے محبّت نہ کرتے تھے بلکہ انہوں نے اپنی زندگیاں خُدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کی ہوئی تھیں "

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۶۰)

ملک صلاح الدین ایم ۔ اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائیٹر : صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جو بڑی دولت ہم نے پائی وہ یقین کی دولت ہے

یقین کی یہ دولت ہم پر بہت سی ذمہ داریاں عائد کرتی ہے جن کو ادا کئے بغیر ہم اس سے کماحقہ فائدہ نہیں اٹھا سکتے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۷ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش مطابق ۷ فروری ۱۹۷۵ء بمقام کوٹھی صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب جہلم

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
میں اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک مختصر سا اقتباس پڑھوں گا آپ فرماتے ہیں:۔
"گناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا.... اور یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں۔ شیطان ان پر چڑھ نہیں سکتا۔ ہر ایک جو پاک ہوا، وہ یقین سے پاک ہوا۔ یقین دکھ اُٹھانے کی قوت دیتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اُتارتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے۔ یقین ہر ایک دکھ کو سہل کر دیتا ہے۔ یقین خدا کو دکھاتا ہے۔ اور ہر ایک کفارہ جھوٹا ہے۔ اور ہر ایک فدیہ باطل ہے۔ اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے۔ وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی اور خدا تک پہنچاتی اور فرشتوں سے بھی صدق اور ثبات میں آگے بڑھا دیتی ہے، وہ یقین ہے ہر ایک مذہب جو یقین کا سامان پیش نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے۔"
(روحانی خزائن
(کشتی نوح) جلد ۱۹ صفحہ ۶۶)

گزشتہ عرصہ میں بہت سے مہینے ایسے گزرے جو بڑی پریشانیوں کے مہینے تھے اور فساد کے مہینے تھے۔ اور ظلم سہنے کے مہینے تھے۔ اور ظلم کو برداشت کے ساتھ

مسکراتے چہروں کے ساتھ

برداشت کرنے کے مہینے تھے۔ اور جو چیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمیں حاصل ہوئی، اُس کو ظاہر کرنے کے مہینے تھے۔ یعنی یقین کی اس دولت کو ظاہر کرنے کے مہینے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہم نے پائی۔ اور یہ بڑی دولت ہے جو ہم نے پائی وہ یہی یقین کی دولت تھی جو ہمیں ملی۔ یقین اس بات پر کہ اللہ ہے۔ یقین اس بات پر کہ قرآن عظیم ایک نہایت ہی حسین شریعت اور ایک کامل اور مکمل ہدایت ہے۔ یقین اس بات پر کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے لئے محسنِ اعظم ہیں۔ اور آپ کا مقام اس کائنات میں ان الفاظ میں بیان ہوا ہے کہ:

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ

کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو اس کائنات کو پیدا کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ پھر تو خدا تعالیٰ کی خلق کے جلوے کسی اور رنگ میں ظاہر ہوتے۔ خدا تعالیٰ خالق ہے۔ اور اس کی یہ صفت کبھی معطل نہیں ہوتی۔ لیکن یہ کائنات جو ہماری کائنات ہے۔ اور جس کے ساتھ ہمارا تعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں "ربّ العالمین" کہہ کر بیان کیا ہے اور جس کی تفسیر خود قرآن کریم نے یہ کی ہے کہ

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن ہیں

آپ کو صرف انسانوں کے لئے رحمت نہیں کہا گیا۔ بلکہ رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْنَ کہا گیا ہے یہ ایک بڑا وسیع مضمون ہے اور یہ بہت سوچنے اور بڑی گہرائیوں میں جانے کا مسئلہ ہے۔ ہر ایک آدمی کو اپنی اپنی سمجھ اور استعداد کے مطابق اس کے متعلق سوچنا چاہیئے۔ پھر یقین اس بات پر کہ خدا تعالیٰ نے جو وعدے دیئے وہ پورے ہو کر رہتے ہیں۔ اور یقین اس بات پر کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک یہ وعدہ دیا گیا تھا کہ آخری زمانہ میں آپ کی روحانی اولاد میں سے ایک مہدی، ایک بطلِ جلیل اور آپ کا سب سے زیادہ محبوب بیٹا روحانی لحاظ سے پیدا ہو گا اور وہ ایک جماعت پیدا کرے گا اور اس جماعت کو اللہ تعالیٰ یہ یقین عطا کرے گا کہ وہ اس بشارت کو بھی دوسری بشارتوں کی طرح سچا سمجھے اور غلبۂ اسلام کے لئے دنیا میں ایک عظیم اور

ایک حسین نمونہ

قربانیوں کا اور ایثار کا پیش کرے۔ اسی طرح یقین اس بات پر کہ جہاں دنیا میں ایک فساد عظیم بپا ہو چکا۔ جہاں اُمتِ مسلمہ کو اس قسم کے فساد کا سامنا کرنا پڑا وہ فسادِ عظیم کہیں بھی اس سے بڑھ کر نہ قرآن کریم میں، نہ حدیث میں اور نہ کسی اور جگہ ہمیں نظر آتا ہے کہ ایسا فساد دنیا میں پیدا ہو گا، اور یقین اس بات پر کہ اس فساد کو دور کرنے کے لئے جماعت احمدیہ قائم کی گئی ہے۔

ہمارا یہ یقین ہم پر بہت سی ذمہ داریاں عائد کرتا ہے۔ ہم جب اس یقین پر قائم ہیں کہ ہم نے فساد کو دور کر کے العالمین کے لئے سکھ اور آرام کو پیدا کرنا ہے تو یہ یقین اس وجہ سے ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ قرآن کریم کوئی تعویذ نہیں ہے۔ یہ کوئی شو کیس میں سجانے والی چیز نہیں ہے۔ قرآنی ہدایت عمل کرنے کے لئے ہمارے ہاتھ میں دی گئی ہے۔ قرآن کریم پر اگر ہم نے عمل نہیں کرنا اور اس سے ہم نے فیض حاصل نہیں کرنا تو پھر قرآن کریم کا کوئی فائدہ نہیں۔

قرآن کریم نے ہمیں جو تعلیم دی ہے اس کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے

کہ اس کا خلاصہ دو فقروں میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جو حقوق قرآن کریم نے بیان کئے ہیں، بندوں کو وہ ادا کرنے چاہئیں۔ اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بندوں کے جو حقوق مقرر کئے ہیں اُن کی ادائیگی کا بندوں کو خیال رکھنا چاہیئے۔ ان حقوق میں ایک "خُلق" ہے جس نے بہت سی باتوں کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ ایک اور حق "ایکدوسرے سے ہمدردی کرنا ہے۔" اسی لئے دنیا حیران تھی گو وہ یقین نہیں رکھتی لیکن ہم تو اس یقین پر قائم تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو نوعِ انسانی کی بہبود کے لئے اور دنیا کو خیر پہنچانے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اسی یقین کا نتیجہ ہے کہ ہم دکھوں اور پریشانیوں میں بھی مسکرا رہے تھے۔ کیونکہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین تھا کہ دنیا کی کوئی طاقت اللہ تعالیٰ کو اپنے منصوبوں میں ناکام کرنے والی نہیں ہے۔ اور ہمیں اس بات پر بھی یقین تھا کہ ہم اس لئے پیدا ہوئے ہیں کہ

نوعِ انسانی کی خدمت کریں

بعض لوگ کہتے تھے کہ ہم مان ہی نہیں سکتے کہ جن حالات میں سے جماعت گزر رہی ہے، اُن میں بھی وہ مسکراتے چہروں کے ساتھ خدمت کے لئے ہر دم ہر آن تیار ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ لکھا ہے۔ آپ کی عبارت کا مفہوم میں اپنے الفاظ میں بیان کر رہا ہوں۔ اس میں آپ نے مجھے اور احبابِ جماعت کو یہ تعلیم دی ہے کہ تمہارا جو اشد ترین دشمن ہے اگر تم اس کے لئے دعا نہیں کرتے تو آپ فرماتے ہیں کہ مجھے تمہارے ایمان کے متعلق شبہ ہے۔ پس یہ مقام ہے جماعت احمدیہ کا اور جب تک کوئی جماعت یا کوئی فرد اپنے مقام کو نہ پہچانے اُس وقت تک وہ اُن برکات اور فیوض اور رحمتوں کا وارث نہیں ہوا کرتا۔ جو اس مقام کے لئے مختص ہوتی ہیں۔

پس اس وقت میں احبابِ جماعت کو مختصراً جو بات کہنا چاہتا ہوں وہ بڑی اہم ہے کیونکہ ہمارا آج کا ماحول اس کا تقاضا کر رہا ہے اور وہ یہ ہے کہ

احباب اپنے مقام کو پہچانیں

اور پورے یقین کے ساتھ اپنے مقام کو پہچانیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ میں محمد مصطفیٰ

(آگے دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

تبرکات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی جماعت کو تعلیم اور زریں نصائح

خدا کی کشش اُس وقت تمہارے دل میں پیدا ہو گی جب تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے

"یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔ اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرضِ تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اُس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو۔ دُعا کرو تا تمہیں طاقت ملے جو شخص دُعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا، بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے۔ اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے، قمار بازی سے، بدنظری سے اور خیانت سے، رشوت سے اور ناجائز تصرف سے، توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دُعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا، جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں اُن کی بات کو نہیں مانتا اور اُن کی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے، نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اس عہد کو جو اس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص مجھے فی الواقع مسیح موعود و مہدی معہود نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص امورِ معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے، اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی، فاسق، شرابی، خونی، چور، قمار باز، خائن، مرتشی، غاصب، ظالم، دروغ گو، جعلساز اور اُن کا ہم نشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا، جو اپنے افعالِ شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہریں ہیں تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح نہیں بچ سکتے۔ اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے۔ اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے، وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں۔ اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے۔ کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا اُن کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے احمق ہے وہ دشمن جو ان کا قصد کرے کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں اور خدا اُن کی حمایت میں ہے۔ **کون خدا پر ایمان لایا؟** صرف وہی جو ایسے ہیں۔ ایسا ہی وہ شخص بھی احمق ہے۔ جو ایک بے باک گنہگار بدباطن اور شریر النفس کے فکر میں ہے۔ کیونکہ وہ خود ہلاک ہوگا۔ جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا، کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ اُس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست ونابود کر دیا ہو۔ بلکہ وہ اُن کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے۔ اور اب بھی دکھلائے گا۔ وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے۔ اور وفاداروں کیلئے اس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں۔ دنیا چاہتی ہے کہ اُن کو کھا جائے۔ اور ہر ایک دشمن ان پر دانت پیستا ہے۔ مگر وہ جو ان کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے ان کو بچاتا ہے۔ اور ہر ایک میدان میں اُن کو فتح بخشتا ہے۔ کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اُس خدا کا دامن نہ چھوڑے۔ ہم اُس پر ایمان لائے ہم نے اُس کو شناخت کیا۔ تمام دنیا کا وہی خدا ہے۔ جس نے میرے پر وحی نازل کی۔ جس نے میرے لئے زبردست نشان دکھلائے۔ جس نے مجھے اس زمانہ کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں جو شخص اُس پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ سعادت سے محروم اور خذلان میں گرفتار ہے۔ ہم نے اپنے خدا کی آفتاب کی طرح روشن وحی پائی ہم نے اُسے دیکھ لیا، کہ دنیا کا وہی خدا ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں کیا ہی قادر اور قیوم خدا ہے۔ جس کو ہم نے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا سچ تو یہ ہے کہ اُس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں؛ مگر وہی جو اس کی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے۔ سو جب تم دُعا کرو تو اُن جاہل نیچریوں کی طرح نہ کرو جو اپنے ہی خیال سے ایک قانونِ قدرت بنا بیٹھے ہیں جس پر خدا کی کتاب کی مُہر نہیں کیونکہ وہ مردود ہیں، اُن کی دُعائیں ہرگز نہ قبول ہوں گی۔ وہ اندھے ہیں نہ سوجاکھے۔ وہ مردے ہیں نہ زندے۔ خدا کے سامنے اپنا تراشیدہ قانون پیش کرتے ہیں۔ اور اس کی بے انتہا قدرتوں کی حد بست ٹھہراتے ہیں۔ اور اس کو کمزور سمجھتے ہیں۔ سو اُن سے ایسا ہی معاملہ کیا جائے گا۔ جیسا کہ اُن کی حالت ہے۔ لیکن جب تو دُعا کیلئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ تب تیری دُعا منظور ہو گی۔ اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا جو ہم نے دیکھے ہیں۔ اور ہماری گواہی رؤیت سے ہے نہ بطور

قصہ کے اس شخص کی دُعا کیونکر منظور ہو۔ اور خود کیونکر اس کو بڑی مشکلات کے وقت جو اس کے نزدیک قانونِ قدرت کے مخالف ہیں۔ دُعا کرنے کا حوصلہ پڑے۔ جو خدا کو ہر ایک چیز پر قادر نہیں سمجھتا۔ مگر **اے سعید انسان!** تو ایسا مت کر۔ تیرا خدا وہ خدا ہے جس نے بے شمار ستاروں کو بغیر ستون کے لٹکا دیا۔ اور جس نے زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا۔ کیا تو اس پر بدظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام میں عاجز آ جائے گا۔ بلکہ تیری ہی بدظنی تجھے محروم رکھے گی ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں۔ مگر وُہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق وفادار نہیں ہیں۔ وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا بدبخت وہ انسان ہے جسکو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے۔ جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو **اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو** کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے، تا لوگ سُن لیں، اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سُننے کیلئے لوگوں کے کان کھلیں۔

—— ۴ ——

اے دوستو لوگو! جو نیکی اور راستبازی کے لئے بُلائے گئے ہو۔ تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اسی وقت تم میں پیدا ہوگی۔ اور اسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے۔ جب کہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے۔ شاید تم کہو گے کہ ہمیں یقین حاصل ہے۔ سو یاد رہے کہ تمہیں یہ **دھوکا لگا** ہُوا ہے۔ یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں کیونکہ اس کے لوازم حاصل نہیں۔ وجہ یہ کہ تم گناہ سے باز نہیں آتے تم ایسا قدم آگے نہیں اُٹھاتے جو اُٹھانا چاہیئے۔ تم ایسے طور سے نہیں ڈرتے جو ڈرنا چاہیئے۔ خود سوچ لو کہ جس کو یقین ہے کہ فلاں سُوراخ میں سانپ ہے۔ وہ اس سُوراخ میں کب ہاتھ ڈالتا ہے۔ اور جس کو یقین ہے کہ اس کے کھانے میں زہر ہے۔ وہ اس کھانے کو کب کھاتا ہے۔ اور جو یقینی طور پر دیکھ رہا ہے کہ اس فلاں بن میں ایک ہزار خونخوار شیر ہے۔ اس کا قدم کیونکر بے احتیاطی اور غفلت سے اس بن کی طرف اُٹھ سکتا ہے۔ سو تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں، تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں۔ کیونکر گناہ پر دلیری کر سکتی ہیں اگر تمہیں خدا اور جزا سزا پر یقین ہے۔ گناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا اور جبکہ تم ایک بھسم کرنے اور کھا جانے والی آگ کو دیکھ رہے ہو تو کیونکر اس آگ میں اپنے تئیں ڈال سکتے ہو اور یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں شیطان اُن پر چڑھ نہیں سکتا۔ ہر ایک جو پاک ہُوا وہ یقین سے پاک ہُوا۔ یقین دُکھ اُٹھانے کی قوت دیتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اُتارتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے۔ یقین ہر ایک دُکھ کو سہل کر دیتا ہے۔ یقین خدا کو دکھاتا ہے۔ ہر ایک کفارہ جھوٹا ہے۔ اور ہر ایک فدیہ باطل ہے۔ اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے۔ وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی ہے اور خدا تک پہنچاتی ہے۔ اور فرشتوں سے بھی صدق و ثبات میں آگے بڑھا دیتی ہے۔ وہ یقین ہے۔ ہر ایک مذہب جو یقین کا سامان پیش نہیں کرتا۔ وہ جھوٹا ہے۔ ہر ایک مذہب جو یقینی وسائل سے خدا کو دکھا نہیں سکتا وہ جھوٹا ہے۔ ہر ایک مذہب جس میں بجز پرانے قصوں کے اور کچھ نہیں وہ جھوٹا ہے۔ خدا، جیسے پہلے تھا وہ اب بھی ہے۔ اور اس کی قدرتیں جیسے پہلے تھیں وہ اب بھی ہیں۔ اور اس کا نشان دکھلانے پر جیسا پہلے اقتدار تھا، اب بھی ہے۔ پھر تم کیوں صرف قصوں پر راضی ہوتے ہو وہ مذہب ہلاک شدہ ہے جس کے معجزات صرف قصے ہیں جس کی پیشگوئیاں صرف قصے ہیں۔ اور وہ جماعت ہلاک شدہ ہے۔ جس پر خدا نازل نہیں ہوا۔ اور جو یقین کے ذریعہ سے خدا کے ہاتھ سے پاک نہیں ہوئی۔ جس طرح انسان نفسانی لذات کا سامان دیکھکر ان کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ اسی طرح انسان جب روحانی لذات یقین کے ذریعہ سے حاصل کرتا ہے تو وہ خدا کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ اور اس کا حسن اس کو ایسا مست کر دیتا ہے۔ کہ دوسری تمام چیزیں اس کو سراسر ردی دکھائی دیتی ہیں۔ اور انسان اسی وقت گناہ سے مخلصی پاتا ہے۔ جبکہ وہ خدا اور اس کے جبروت اور جزا سزا پر یقینی طور پر اطلاع پاتا ہے۔ ہر ایک بیباکی کی جڑ بے خبری ہے۔ جو شخص خدا کی یقینی معرفت سے کوئی حصہ لیتا ہے۔ وہ بیباک نہیں رہ سکتا۔ اگر گھر کا مالک جانتا ہے کہ ایک پُر زور سیلاب نے اس کے گھر کی طرف رُخ کیا ہے، اور یا اس کے گھر کے ارد گرد آگ لگ چکی ہے، اور صرف ایک ذرہ سی جگہ باقی ہے۔ تو وہ اس گھر میں ٹھہر نہیں سکتا۔ تو پھر تم خدا کی جزا سزا کے یقین کا دعویٰ کر کے کیونکر اپنی خطرناک حالتوں پر ٹھہر رہے ہو۔ سو تم آنکھیں کھولو اور خدا کے اس قانون کو دیکھو جو تمام دنیا میں پایا جاتا ہے۔ چوہے مت بنو جو نیچے کی طرف جاتے ہیں بلکہ بلند پرواز کبوتر بنو جو آسمان کی فضا کو اپنے لئے پسند کرتا ہے تم توبہ کی بیعت کر کے پھر گناہ پر قائم نہ رہو اور سانپ کی طرح مت بنو جو کھال اُتار کر پھر بھی سانپ رہتا ہے موت کو یاد رکھو کہ وہ تمہارے نزدیک آتی جاتی ہے۔ اور تم اس سے بے خبر ہو۔ کوشش کرو کہ پاک ہو جاؤ، کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے کہ خود پاک ہو جاتے۔ مگر تم اس نعمت کو کیونکر پا سکو اس کا جواب خود خدا نے دیا ہے جہاں قرآن میں فرماتا ہے۔ "وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ" (پارہ ۱ رکوع ۵) یعنی نماز اور صبر کے ساتھ خدا سے مدد چاہو۔

مجلس خدام الاحمدیہ کا تربیتی اجلاس

مورخہ ۹/۲/۷۵ کو مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے ہر دو "صداقت و امانت" گروپ کا تربیتی اجلاس محترم قائد صاحب مجلس کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد عزیز مظفر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے "خدام الاحمدیہ اور اُن کی ذمہ داریاں" کے عنوان پر تقریر کی اور مولوی منیر احمد صاحب خادم مدرس مدرسہ احمدیہ نے "نفلی عبادات اور انکی اہمیت" پر جامع رنگ میں روشنی ڈالی۔ آخر میں صاحب صدر نے خدام الاحمدیہ کو نمازوں میں باقاعدگی، چندہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان)

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے عالمِ اسلام کو کیا دیا؟

از مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

جن غیر از جماعت دوستوں کو احمدیت کا زیادہ مطالعہ کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ وہ اکثر یہ دریافت کیا کرتے ہیں کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے جو اس زمانہ میں امام مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ تو اس دعویٰ کے پیشِ نظر آپ نے وہ کونسے ٹھوس کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ جن سے آپ کے ان دعاوی کی صداقت کا ثبوت مل سکتا ہے۔ اس لئے ایسے دوستوں کے لئے بالخصوص اور دیگر احباب کے ازدیادِ علم کے لئے ذیل میں مولوی عبدالسلام صاحب طاہر کی اس تقریر کا مکمل متن درج کیا جارہا ہے جو موصوف نے امسال جلسہ سالانہ ربوہ میں کی۔

اس بار دیگر انفرادی متعدد مضامین کی جگہ پر اخبار بدر کے مسیح موعود نمبر کے لئے اسی ایک ہی معلوماتی مضمون کو باوجود طویل ہونے کے منتخب کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ اس کی یکجائی احمدیت کے صحیح مطالعہ کے لئے مفید رہے گی (ایڈیٹر)

بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام اس امر کے مدعی ہیں کہ امتِ مسلمہ کو قرآن کریم اور احادیث نبویہؐ میں جس مہدیٔ معہود اور مسیح موعود کی بشارت دی گئی تھی اور جس کی بعثت کا زمانہ بزرگانِ امت نے چودہویں صدی قرار دیا تھا۔ اس کے مصداق آپؑ ہی ہیں۔ اس لئے ہمارے لئے ضروری ہوگیا ہے کہ ہم پہلے قرآن و حدیث ہی سے یہ معلوم کریں کہ مہدی معہود و مسیح موعود نے آکر عالمِ اسلام کے لئے کیا کیا کارنامے سرانجام دینے تھے؟ اس نے کونسی خدماتِ اسلامیہ بجالانی تھیں؟ اور پھر یہ دیکھیں کہ ان کاموں کو جو بتائے گئے تھے اور ان خدمات کو جو بیان کی گئی تھیں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے کہاں تک پورا کیا ہے؟

حضرات! میں پوری بصیرت کے ساتھ اور پورے یقین و وثوق سے یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ حضرت بانیٔ احمدیت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے اُن تمام کاموں کو، ان تمام خدمات کو، اُن تمام امور کو جو مہدیٔ معہود و مسیح موعود کے بتائے گئے تھے بنیادی طور پر مکمل اور پورا کر دیا ہے۔ اور اب آپؑ کی قائم کردہ جماعت ان بنیادوں پر اسلام کی عظیم الشان عمارت تعمیر کرنے میں سرگرم عمل ہے۔ اور اس وقت تک دم نہیں لے گی جب تک یہ عمارت پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ جاتی۔

اب میں ایک ایک کام کو لیتا جاؤنگا اور ساتھ ساتھ یہ بتاتا جاؤں گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کی جماعت نے اس کو کس طرح سرانجام دیا ہے۔

مسیح موعود کی بعثت اور مسلمانوں کی خستہ حالت

احادیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ مسیح موعود حَکَم و عدل بن کر آئے گا۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ اُس وقت مسلمانوں میں اسلام کے مخالف غلط قسم کے عقائد و نظریات اور خیالات واوہام پیدا ہوچکے ہوں گے اسی طرف یہ حدیث بھی اشارہ کرتی ہے کہ

لَم یَبقَ مِنَ الاِسلَامِ اِلَّا اسمُہٗ

اس وقت اسلام کا صرف نام باقی رہ گیا ہوگا۔ یعنی من گھڑت خیالات کا نام اسلام رکھا ہوگا۔ اور اصل اسلام ان خیالاتِ باطلہ اور عقائدِ رذیلہ کے ملبہ کے بہت نیچے دبا پڑا ہوگا۔ ان حالات میں مسیح موعود حَکَم بن کر اسلام کو اس ملبہ سے نکالیں گے اور مسلمانوں کے اختلافات کو دُور کریں گے، ان میں صحیح فیصلہ دیں گے، اسلام کے چہرے سے ان خیالاتِ باطلہ کی گرد و غبار اتاریں گے۔ اور اس کا حقیقی چہرہ ظاہر کریں گے۔ اسی کام کو دوسرے لفظوں میں یوں بیان کیا گیا ہے

"یُحیِی الدِّینَ وَیُقِیمُ الشَّرِیعَۃَ"

جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اُس وقت اسلام مُردہ کی حالت میں ہوگا۔ اور اس کی تعلیم متروک العمل ہوگی۔ مسیح موعود آکر اسلام کو زندہ کرے گا۔ اور شریعتِ اسلامیہ کو قائم و نافذ کرے گا۔ اب میں بتانا چاہتا ہوں کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے کس طرح حَکَم ہونے کا حق ادا کیا، کس طرح اسلام کا چہرہ باطل عقائد و خیالات کے گند سے دھوکر صاف کیا، اُس کے حقیقی حُسن و جمال کو ظاہر کیا۔ اور کس طرح ایک زندہ اسلام دنیا کے سامنے پیش کیا۔

اسلام کا خدا زندہ خدا ہے

سب سے پہلے ہستیٔ باری تعالیٰ کے متعلق غلط خیالات نے جنم لیا۔ جس کے نتیجہ میں مسلمان جس خطرناک مرض میں مبتلا ہوگئے وہ شرک کا مرض تھا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اُمتِ مسلمہ میں شرک کا بیج عیسائیوں سے آیا ہے اور اُس کی تخم ریزی عقیدۂ حیاتِ مسیح اور نظریۂ معجزاتِ مسیح سے ہوئی ہے کیونکہ اوّل عیسائیوں ہی کا یہ عقیدہ تھا کہ مسیح علیہ السلام خدا کی مانند آسمانوں پر زندہ موجود ہیں۔ اور عیسائی ہی اُن میں خدائی صفات اور الٰہی طاقتیں یقین کرتے تھے۔ مسلمانوں نے بھی ان کے خیالات کو قبول کرلیا۔ چنانچہ عیسائی دُنیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جو خدائی صفات بیان کرتی تھی۔ اور جو معجزات وہ الوہیتِ مسیح کے ثبوت میں پیش کرتے تھے۔ اُن کو مسلمانوں نے نہایت سادہ لوحی کے ساتھ عیسائیوں کی توضیح سے من وعن تسلیم کرلیا۔ مثلاً عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت مسیح مُردے زندہ کیا کرتے تھے۔ وہ خالق تھے کہ انہوں نے پرندے پیدا کئے، وہ شافی تھے کہ وہ بیماروں کو شفا دیا کرتے تھے، وہ خدا کی طرح آسمانوں پر زندہ موجود ہیں وغیرہ۔

بعینہٖ یہی خیالات آج مسلمانوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ پس اس طرح مسلمانوں نے شرک کا آغاز حضرت مسیح علیہ السلام سے کیا۔ اور ان کو خدا کا پہلا شریک بنا دیا۔ اور اس طرح شرک کی راہ ہموار کردی۔ اور اس غلط خیال کی بنیاد پڑ گئی کہ انسان بھی خدائی صفات سے متصف ہو سکتا ہے۔ اور اس کو خدائی اختیارات مل سکتے ہیں۔ اس خیال کے نتیجہ میں خدا کے شرکاء کی تعداد بڑھنے لگی حتیٰ کہ نوبت بایں جا رسید کہ امتِ مسلمہ کے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں افراد کو خدائی صفات اور الٰہی اختیارات کے مالک قرار دے دیا گیا۔ مسلمانوں میں کوئی ولی، کوئی بزرگ، کوئی صوفی، کوئی درویش کوئی پیر اور کوئی فقیر ایسا نہیں گزرا جس کو خدائی اختیارات میں شریک نہ بنایا گیا ہو۔ مزید برآں اُن کے صفات اور اختیارات کو زندہ و قائم سمجھا جاتا ہے۔ یہی تصور ہے جو مسلمانوں کو قبرستانوں میں لے جاتا ہے۔ اور قبروں پر سجدے کرواتا ہے، مُردوں سے مُرادیں منگواتا ہے۔ اولاد کے لئے دعائیں کرواتا ہے، اُن کے مزاروں پر نیازیں دلواتا اور چڑھاوے چڑھواتا ہے اے کاش! مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق عیسائیوں کے خیالات کی پیروی نہ کرتے تو شرک کا دروازہ نہ کھلتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پھیلے ہوئے شرک کو ختم کرنے کے لئے سب سے پہلے اس جڑ کو کاٹا جس سے یہ شرک کا درخت پھوٹا تھا۔ اور اس نے تن آور بن کر بہت سی شاخیں نکالی تھیں۔ آپؑ نے زبردست دلائل سے عقیدۂ حیاتِ مسیح کو رد کیا اور ان مشرکانہ خیالات کا قلع قمع کیا۔ جو معجزاتِ مسیحؑ کے بارے میں پائے جاتے تھے۔ اور ان تصورات کی بیخ کنی کی کہ انسان میں خدائی صفات آسکتی ہیں اور خدائی اختیارات اس کو مل سکتے ہیں۔ مسیحؑ ہو یا کوئی اور کسی کو بھی الٰہی صفات و اختیارات سے کوئی حصہ نہیں ملا۔ اس طرح آپؑ نے شرک کو مٹاکر خالص توحید کو قائم کیا۔ اور آج لاکھوں لوگ جنہوں نے آپؑ کو قبول کیا۔ خدا کی وحدانیت کے دلدادہ ہوچکے ہیں اور آپؑ کے ہاتھوں جامِ توحید پی کر حیاتِ روحانیہ کی لذت پارہے ہیں۔ جوں جوں یہ جماعت بڑھتی اور پھیلتی جائے گی۔ توں توں شرک ختم ہوتا جائے گا۔ اور توحید پھیلتی چلی جائے گی۔ حتیٰ کہ ایک دن شرک کی تاریکی بالکل ختم ہوجائے گی اور توحیدِ الٰہی کا نور ساری دنیا میں چمک اُٹھے گا اور

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

کے پرچم تلے تمام بنی آدم جمع ہوکر توحیدِ باری تعالیٰ کے ترانے گانے لگیں گے۔

ایک اور غلط خیال جو خدا کے متعلق پیدا ہوگیا تھا وہ یہ تھا کہ خدا پہلے زمانوں میں بے شک اپنے بندوں سے بولتا اور ہمکلام ہُوا کرتا تھا۔ لیکن اب کسی سے کلام نہیں کرتا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اس خیال کی بھی بڑی سختی

سے تردید کی۔ اور بتایا کہ مذہب کی زندگی کا یہی تو ایک ثبوت ہے دوسرے مذاہب اسی لئے تو مُردہ ہیں کہ اُن کا خدا اب نہیں بولتا اور اگر اسلام کا خدا بھی کلام نہیں کرتا اور اپنے کسی بندہ سے نہیں بولتا تو پھر اسلام کو بھی ایک مُردہ مذہب ماننا پڑے گا۔ حالانکہ اسلام اور دیگر مذاہب میں یہی ایک مابہ الامتیاز ہے۔ کہ اسلام کا خدا آج بھی اپنے بندوں کو اپنی ہمکلامی کا شرف بخشتا ہے۔ فرماتے ہیں ؎

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

اسی طرح بعض لوگ دُعا کی قبولیت اور اس کی تاثیر سے منکر ہو رہے تھے۔ آپ نے اس رجحان کو ختم کر کے دُعا کی قبولیت اور اس کی تاثیرات کا آفتاب چڑھا دیا۔ آپ قبولیت دُعا اور اس کی تاثیرات کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"یہ مت خیال کرو کہ ہم بھی ہر روز دُعا کرتے ہیں ...... وہ دُعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے وہ فنا کرنے والی چیز ہے وہ گداز کرنے والی آگ ہے وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔

مبارک وہ قیدی جو دُعا کرتے تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دُعاؤں میں سُست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دُعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے ...... دُعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا۔ اور مانگنے والوں کو ایک خارقِ عادت نعمت دی جائے گی۔ دُعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دُعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے ......

غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۱۷)

"سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے"

(کتاب البریہ صفحہ ۲۹۱)

اس زمانہ میں معجزات کا ظہور

خدا کے متعلق یہ بھی خیال پایا جاتا تھا کہ خدا اب معجزات اور نشانات نہیں دکھلاتا آپؑ نے اس خیال کو بھی ردّ فرمایا اور بتایا کہ اسلام کا خدا مُردہ نہیں ہے بلکہ زندہ خدا ہے۔ وہ زندہ تجلیات کا مالک ہے اور ہر زمانہ میں اپنے تئیں زبردست تجلیات، معجزات اور نشانات کے ذریعہ ظاہر کرتا ہے۔ آج اس زمانہ میں اس نے سلسلہ احمدیہ کو اسی مقصد کے لئے قائم کیا ہے تا خدا اپنے آپ کو ظاہر کرے اور اپنے نشانات کا ثبوت دے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :- ؎

کرامت گرچہ بے نام و نشاں است
بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ

کہ خدا کے نشانات بے شک بند ہیں لیکن غلامانِ محمدؐ کے لئے بند نہیں۔ جس کو شک ہو وہ اس غلام احمدؐ کے پاس آکر تجربہ کر لے۔ آپ فرماتے ہیں :-

"خداتعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۳۱۷)

"خدا کے نشانوں کی اس جگہ بارش ہو رہی ہے اور وہ خدا جس کو لوگوں نے بھلا دیا ...... وہ اس وقت اس عاجز کے دل پر تجلی کر رہا ہے۔ وہ دکھانا چاہتا ہے کیا کوئی دیکھنے کے لئے راغب ہے۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۲۸۱)

"مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وہ نشان جو میرے لئے ظاہر کئے گئے۔ اور میری تائید میں ظہور میں آئے اگر ان کے گواہ ایک جگہ کھڑے کئے جائیں تو دُنیا میں کوئی بادشاہ ایسا نہ ہوگا جو اس کی فوج ان گواہوں سے زیادہ ہو۔"

(اعجاز احمدی صفحہ ۳)

؎
سو سو نشان دکھا کر لاتا ہے وہ بلا کر
مجھ کو جو اس نے بھیجا بس مدعا یہی ہے
کرتا ہے معجزوں سے وہ یار دیں کو تازہ
اسلام کے چمن کی بادِ صبا یہی ہے

اسلام کا زندہ رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

دوسری حقیقت آپ نے یہ پیش کی کہ تمام رسولوں میں سے صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ایک ایسے رفیع الشان رسول ہیں جو زندہ خدا کی تمام صفات کے مظہر اتم و اکمل ہیں۔ اس لئے آپ ہی زندہ رسولؐ ہیں۔ کیونکہ زندہ خدا کا مظہرِ اتم بھی زندہ ہی ہونا چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پہلو سے بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ نبی ہونا ثابت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا .... فیض روحانی ہمیشہ کے لئے جاری اور زندہ ہے آپ کے سوائے کسی اور کا فیض جاری نہیں ہے۔ چونکہ پہلے انبیاء اللہ تعالیٰ کی محدود صفات کے مظہر اور محدود مخصوص زمانہ اور قوم کے نبی تھے۔ اس لئے مظہر اتم کے آنے کے ساتھ ان کی فیض رسانی کے دروازے بند ہو گئے۔ اور ان کی قوموں میں ان کے فیض کا کوئی نشان نہیں ملتا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض زندہ ہے اور آپؐ کی فیض رسانی کے زندہ ثبوت ہر زمانہ میں ملتے رہے۔ پس لازوالی روحانی فیض رساں زندگی کے تخت پر بیٹھنے والا نبی صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ نبی ہونا اس لحاظ سے بھی ثابت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل اسوۂ حسنہ زندہ ہے۔ آپؑ نے مسلمانوں کو اس طرف متوجہ کیا کہ تم غیروں کے محتاج نہیں بنائے گئے کیونکہ ہمارا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمام شعبہ ہائے زندگی کے لئے ایک مکمل اسوۂ حسنہ اپنے اندر رکھتا ہے پس تمام عالم اسلام کی زندگی کا راز اس امر میں مضمر ہے کہ ہر مسلمان اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں اخلاق محمدیؐ کو اسوہ اور مشعل راہ بنائے۔

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ثابت کر دیا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اس لئے کہ آپ زندہ خدا کے مظہر اتم و اکمل ہیں آپ زندہ ہیں اس لئے کہ آپؐ کے فیض روحانی کا سرچشمہ ساری دُنیا کی سیرابی کے لئے ہمیشہ کے لئے جاری ہے۔ اور آپؐ زندہ ہیں اس لئے کہ آپؐ کا اسوۂ حسنہ زندہ ہے۔ اور آپؐ زندہ ہیں اس لئے کہ آپؐ کے معجزات کا درخت سر سبز و شاداب ہے جو ہر وقت تازہ بتازہ شیریں پھل دیتا ہے گویا زندگی کا کامل نور صرف ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی ملا ہے۔ یہ وہ زندہ رسولؐ ہے جس کو احمدیت پیش کرتی ہے۔ اسی رسولؐ کے عشق میں مست ہوکر مہدئ آخر زمانؑ نے فرمایا تھا ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

نیز آپؑ رقمطراز ہیں :-

"تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبیؐ کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔"

(کشتیٔ نوح صفحہ ۱۳)

اسلام کی کتاب قرآن کریم ایک زندہ کتاب ہے

خدا اور رسولؐ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ثابت کیا کہ جس طرح اسلام کا خدا زندہ ہے۔ اس کا رسولؐ زندہ ہے اسی طرح اسلام کی کتاب قرآن کریم ایک زندہ کتاب ہے۔ جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے اس وقت حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اپنے خدا کو پکار پکار کر یہ کہہ رہی تھی کہ :-

یَا رَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝

اے میرے رب! میری قوم قرآن کو چھوڑ گئی ہے۔

اور اس وقت حدیث نبویؐ کے یہ الفاظ صادق آ رہے تھے کہ

"لم یبق من القراٰن الّا رسمہ"

قرآن کے صرف الفاظ رہ گئے تھے حقیقت کو کوئی نہیں جانتا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اُن غلط اور باطل

[illegible] و نظریات کو دلائل سے رد کیا۔
تاکہ [illegible] قرآن کریم [illegible]
کی گروہ کی [illegible]
[illegible] یہ خیال تھا کہ قرآن کریم [illegible]
[illegible] ہو گیا ہے اور قرآن کریم [illegible]
[illegible] آپؑ نے [illegible]
[illegible] بڑی وضاحت سے قرآن [illegible]
[illegible] یا منسوخ ہو [illegible]
[illegible] سے نازل کیا وہ سب اس
کی حفاظت [illegible]
اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا
لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ
کہ کر قرآن کریم کی دائمی حفاظت کا
ذمہ خود لے چکا ہے۔

ایک اور خیال عام طور پر لوگوں میں
پیدا ہو چکا تھا کہ قرآن کریم کی بعض آیات
منسوخ ہیں۔ یہ ایک خطرناک خیال تھا۔
جس سے سارا قرآن ہی مشکوک و مشتبہ
ہو جاتا تھا۔ حالانکہ خداتعالیٰ فرماتا ہے۔
"لَا رَیْبَ فِیْہِ" تو حضرت مسیح
موعود علیہ السلام نے ثابت کیا کہ قرآن
کریم کی بعض آیات تو کجا اس کی ایک زیر اور
زبر اور ایک شوشہ تک بھی منسوخ نہیں ہے۔
اور نہ کبھی ہو گا۔

پھر احادیث کو قرآن کریم پر مقدم و قاضی
بنایا جا رہا تھا۔ اور حدیث کو آیت قرآنی پر
فوقیت دی جا رہی تھی۔ آپؑ نے فرمایا کہ قرآن
خدا کا کلام ہے اس لئے خدا کے کلام پر دوسرا
کلام مقدم و قاضی نہیں ہو سکتا۔ قرآن کریم
خود قاضی ہے اور حدیث پر اس کو تقدم
حاصل ہے۔ آپؑ تحریر فرماتے ہیں:۔
" یہ کہنا غلط ہے کہ حدیث قرآن پر قاضی
ہے اگر قرآن پر کوئی قاضی ہے تو وہ
خود قرآن ہے۔ حدیث جو ایک ظنی
مرتبہ پر ہے قرآن کی ہرگز قاضی نہیں
ہو سکتی۔ " (کشتی نوح صفحہ ۵۹)

پھر قرآن کریم کے قصص کے متعلق یہ خیال
پایا جاتا تھا کہ یہ صرف بغرض عبرت و نصیحت
بیان کئے گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے لوگ
اس کو محض قصے کہانیاں خیال کرنے لگ گئے
تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے
قرآنی قصص کے بارے میں جو نقطۂ نظر پیش
کیا وہ صداقتِ قرآن کا سورج چڑھا دیتا
ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔
قرآن شریف میں جس قدر قصے بیان
کئے گئے ہیں ان کی تحریر سے صرف
یہی غرض نہیں کہ گزشتہ لوگوں کے
نیک کام اور بد کام پیش کر کے
ان کا انجام سنا دیا جائے تا وہ
رغبت یا عبرت کا ذریعہ ہوں بلکہ
یہ بھی غرض ہے کہ ان تمام قصوں

کو پیشگوئی کے رنگ میں بیان
کیا گیا ہے۔ اور جتلایا گیا ہے کہ
اس زمانہ میں بھی ظالم اور شریر لوگوں
کو انجام کار ایسی ہی سزائیں ملیں
گی جیسی پہلے شریر لوگوں کو ملی تھیں
اور سعادتوں اور راستبازوں کی
ایسی فتح ہو گی جیسا کہ پہلے زمانوں
میں ہوتی تھی۔" (چشمۂ معرفت صفحہ ۲۷۸)
پھر ایک خیال یہ رائج ہو گیا تھا کہ قرآن کریم
کے حقائق و معارف کا سلسلہ پہلے زمانہ
میں ختم ہو گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
نے بآواز بلند اعلان کیا کہ:۔
یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں
غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز
ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر
ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا
ہے۔ اور ہر ایک زمانہ اپنی نئی حالت
کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا
ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا
دعویٰ کرتا ہے اس کی پوری مدافعت
اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن
شریف میں موجود ہے۔"
(ازالہ اوہام حصہ ۲۰۹۔ صفحہ ۳۱۰)

پھر قرآن کریم کے بارے میں یہ خیال پایا
جاتا تھا کہ اس کے الفاظ و مضامین میں کوئی
ترتیب نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
نے اس خیال کو بھی رد کیا۔ اور دلائل سے ثابت
کیا کہ قرآن کریم کی آیات و مضامین میں ایک
عظیم الشان ربط اور ترتیب موجود ہے
پھر ایک خطرناک رَو چل پڑی تھی کہ مخالفینِ
اسلام قرآن کریم کے جس حصہ پر بھی معترض
ہوتے تھے علماء اس حصے کو یا تو منسوخ
قرار دے دیتے تھے اور یا یہ کہہ کر پیچھا
چھڑا لیتے تھے کہ اس کا حقیقی علم صرف
خدا کو ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
نے ایک عجیب و غریب اور عظیم الشان
نقطۂ نظر پیش کیا اور اس کو عملاً ثابت
کر دکھایا جس سے قرآن کریم کی شان دوبالا
ہو گئی۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔
" قرآن کریم کے ہر ایک ایسے فقرہ
کے نیچے ایک خزانہ ہے جس کو کافروں
کے ہاتھ مخالفانہ حربہ سے منہدم
کر کے جھوٹ کے رنگ میں دکھلانا
چاہتے ہیں۔ "
(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۵ حاشیہ)

اسی طرح لوگ قرآن کریم کی روحانی تاثیرات
کا انکار کر رہے تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود
علیہ السلام نے قرآن کریم کی تاثیرات روحانیہ
کو پُر زور طریقہ سے ثابت کیا۔ آپؑ اسی
سلسلہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔
قُرآن ایک ہفتہ میں انسان

کو پاک کر سکتا ہے اگر صوری یا
معنوی اعراض نہ ہو۔ قرآن
تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر
تم خود اس سے نہ بھاگو۔"
(کشتی نوح صفحہ ۲۶)

پھر اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے
فرماتے ہیں:۔
تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ
ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح
نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی
ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے
وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔"
(کشتی نوح صفحہ ۱۳)

آپؑ فرماتے ہیں ؎
جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

الغرض حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ
علیہ السلام نے ہر پہلو سے یہ ثابت کر دیا کہ
اسلام کا خدا زندہ خدا ہے۔ اسلام کا
رسول زندہ رسولؐ ہے۔ اسلام کی کتاب زندہ
کتاب ہے۔ اور جس مذہب کا خدا بھی زندہ
ہو۔ رسول بھی زندہ ہو، کتاب بھی زندہ ہو۔ اس
مذہب کے زندہ ہونے میں کس کو شک ہو سکتا
ہے؟ اسی لئے آپؑ نے فرمایا ؎
ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے

کسرِ صلیب

مہدیٔ معہود کا ایک کام کسرِ صلیب
بتایا گیا تھا کہ وہ مذہب عیسائیت کا مقابلہ
کر کے اس کو مغلوب کرے گا اور اس کے
عروج کو خاک میں ملا دے گا۔ چنانچہ حضرت
بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اس
سلسلہ میں جو پہلا کارنامہ سرانجام دیا وہ
یہ ہے کہ آپؑ نے عیسائیوں کے اس عظیم
منصوبہ کو ناکام بنا دیا جس کے ذریعہ وہ عالم
اسلام پر تثلیث کا پرچم لہرانے کا تہیہ
کر چکے تھے۔ عیسائی قوم بڑی ہوشیار اور
چالاک قوم ہے۔ اسی لئے احادیث میں اس
کو دجّال کا نام دیا گیا ہے۔ کہ وہ دجل اور
فریب سے مسلمانوں میں گھسیں گے۔ چنانچہ
عیسائیوں نے پہلے بڑے دجل، بڑی ہوشیاری
اور منافقت کے ساتھ مسلمانوں میں اپنے
عقائد و خیالات کو داخل کیا۔ جن کا ذکر میں
پہلے بھی کر آیا ہوں۔ جب انہوں نے دیکھا کہ
ان سے ملتے جلتے عقائد مسلمانوں میں پختہ

اور راسخ ہو گئے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ
ان کو اپنے مذہب اسلام کا ایک حصہ سمجھنے
لگ گئے ہیں۔ تو عیسائیوں نے سمجھ لیا کہ اب
مسلمان عیسائیت کے لئے ایک آسان
شکار ہیں۔ سو وہ ان پر جھپٹ پڑے اور
پورے عالم اسلام میں مسیحیت کی تبلیغ
کے جال بچھا دئیے۔ اور تھوڑے ہی عرصہ
میں لاکھوں مسلمان اور بیسیوں علماء دین
عیسائیت کا شکار ہو گئے۔ اس کامیابی کو
دیکھ کر پادریوں کے حوصلے بلند ہوئے۔ اور
انہوں نے علی الاعلان یہ کہنا شروع کر دیا کہ
تھوڑے ہی عرصہ تک اسلامی دنیا عیسائیت
کی آغوش میں آ جائے گی۔ اور اسلام کا نام
نام و نشان مٹ جائے گا۔ چنانچہ امریکہ
کے مشہور پادری مسٹر جان ہنری بیروز
نے ایک موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے یہ
اعلان کیا کہ:۔
اب میں اسلامی ممالک میں
عیسائیت کی روز افزوں ترقی
کا ذکر کرتا ہوں۔ اس ترقی کے
نتیجہ میں صلیب کی چمکار آج ایک
طرف لبنان میں ضوء افگن ہے
تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں
کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی
اس کی چمکار سے جگمگ جگمگ
کر رہا ہے۔ یہ صورتِ حال پیش
خیمہ ہے اس آنے والے انقلاب
کا کہ جب قاہرہ، دمشق اور طہران
کے شہر خداوند یسوع مسیح کے
خدام سے آباد نظر آئیں گے۔ حتیٰ
کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب
کے سکوت کو چیرتی ہوئی وہاں بھی
پہنچے گی۔ اس وقت خداوند یسوعؑ
اپنے شاگردوں کے ذریعہ مکہ کے
شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں
داخل ہو گا۔"
(بروز لیکچرز صفحہ ۴۲)

حضرات! یہ وہ خواب تھے جو عیسائی
اسلامی دنیا پر عیسائیت کے غلبہ اور فتح
کے دیکھ رہے تھے۔ اور یہ وہ یلغار تھی
جس کے مقابلہ کے لئے مسلمان بالکل
بے دست و پا تھے۔ چونکہ عیسائیت کی
یلغار اور کامیابی کا ایک بڑا سبب وہ
عقائدِ باطلہ تھے جو مسلمان حضرت مسیح
سے متعلق رکھتے تھے اور پادریوں کا سب
سے بڑا حملہ اسی راستہ سے ہی ہوتا تھا
اسی لئے مسیحِ زماں اور مہدیٔ دوراں
حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے سب
سے پہلے اس راستہ کو بند کیا۔ ان خطرناک
عقائد اور فاسد خیالات کی اصلاح
کی۔ اور قرآن و حدیث سے ان کا باطل

ہونا ثابت کیا۔ اور اس طرح آپؑ نے ایک ہی ضرب شدید سے عیسائیت کی ایک ٹانگ توڑ دی جو مسلمانوں کے فاسد خیالات کی ٹانگ تھی۔ اور بیرونی حملہ کا یہ راستہ بند کر کے مسلمانوں کو عیسائیت کے چنگل سے بچا لیا۔ حقیقت میں عالم اسلام کی یہ ایک بہت بڑی خدمت ہے جو حضرت بانیٔ احمدیت علیہ السلام نے سرانجام دی جس سے ایک طرف مسلمانوں کے اپنے غلط خیالات کی اصلاح ہوگئی۔ اور دوسری طرف وہ عیسائیت کے اژدہا سے محفوظ ہوگئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اندرونی اصلاح کر کے درحقیقت اسلام کے دفاع کی پوزیشن کو اتنا مضبوط و مستحکم بنا دیا ہے کہ اب دشمن اس پر حملہ کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا لیکن مسیح موعودؑ نے صرف دفاع ہی نہیں کرنا تھا۔ بلکہ خود دیگر مذاہب پر حملہ آور ہوکر ان کو مغلوب بھی کرنا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زبردست دفاع کے ذریعہ نہ صرف دشمن کو اسلام کی حدود سے باہر مار بھگایا بلکہ خود ان کی حدود میں داخل ہوکر ان پر بھرپور حملہ کر دیا۔ آپؑ نے عیسائیت کے بنیادی عقائد تثلیث، حیاتِ مسیحؑ، الوہیتِ مسیحؑ، ابنیتِ مسیحؑ اور کفارہ وغیرہ کو عقلی اور نقلی دلائل و براہین سے ایسے طور پر ردّ کیا کہ عیسائی دنیا دم بخود ہو کر رہ گئی۔ زمین پاؤں کے نیچے سے نکلتی ہوئی نظر آنے لگی۔ اور قصرِ عیسائیت پر ایک لرزہ طاری ہوگیا۔ یہ تمام دلائل و براہین کتب مسیح موعودؑ میں آج بھی بطور چیلنج موجود ہیں۔ مگر کوئی نہیں جو ان کو توڑ سکے یہ براہین عالم اسلام کے لئے ایک قیمتی سرمایہ ہیں اور آج احمدیت اسی اسلحہ سے لیس ہوکر عیسائیت کے جسم پر ایسی کاری ضربیں لگا رہی ہے کہ جس سے اس کا جانبر ہونا ناممکن ہے۔ الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عقائد مسیحیہ کا بطلان ثابت کر کے عیسائیت کی دوسری ٹانگ بھی توڑ دی۔ ایک گردن باقی رہتی ہے جس کے ذریعہ اس کی جان اٹکی رہی تھی۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عقلی، نقلی اور تاریخی شواہد سے مسیحؑ کی صلیبی موت کا بطلان ثابت کر کے اور قبرِ مسیحؑ کا کھوج لگا کر توڑ دی۔ اب ایک بے جان دھڑ پڑا ہوا ہے جو بہت جلد گل سڑ کر خاکستر ہو جائے گا۔

ایک وہ زمانہ تھا کہ مسلمان بڑی کثرت سے عیسائیت میں داخل ہو رہے تھے لیکن کوئی عیسائی مسلمان نہیں ہوتا تھا۔ لیکن احمدیت کی بدولت آج معاملہ بالکل اس کے برعکس ہے۔ آج وہ وقت ہے کہ عیسائی بڑی کثرت کے ساتھ مسلمان ہو رہے ہیں۔ چنانچہ پادریوں نے خود اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے کہ اگر ہم ایک عیسائی بناتے ہیں تو اس کے مقابل میں احمدی مبلغین دس کو مسلمان بنا لیتے ہیں۔

سچ فرمایا تھا مسیح زمانؑ نے ؎

آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار
آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار

مذاہبِ عالم کو چیلنج

مسیح موعودؑ کے ہاتھوں عیسائیت اور دیگر تمام مذاہب کا استیصال مقدر تھا اور اسلام کو تمام مذاہب پر غالب کرنا تھا اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیت کے مقابلہ کے ساتھ ساتھ دیگر مذاہب کو بھی للکارا اور دلائلِ عقلیہ اور شواہدِ نقلیہ سے ان پر بھی حملہ آور ہوئے تمام مذاہب کے خلاف آپؑ نے جو حربے استعمال کئے ان میں سے یہی صرف دو کا ذکر کرتا ہوں۔

ایک حربہ آپؑ نے یہ استعمال کیا کہ ہر ایک مذہب جو عقائد اور دعاوی رکھتا ہے اور پیش کرتا ہے اس مذہب کا فرض ہے کہ اوّل ان عقائد و دعاوی کو اپنی الہامی کتاب سے ثابت کرے۔ اور پھر ان عقائد و دعاوی کی سچائی اور صداقت کے دلائل بھی وہ کتاب خود پیش کرے۔

دوسرا حربہ آپؑ نے یہ استعمال کیا کہ مذہب کی اصل غرض یہ ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کر دے اور اس کے آثار اسی دنیا میں دکھا دے اور سچا مذہب وہی ہے جو اس غرض کو پورا کر دے۔ آپؑ نے بڑی تحدّی کے ساتھ اس دعویٰ کو پیش کیا کہ اس غرض کو صرف اسلام ہی پورا کرتا ہے۔ آپؑ نے تمام مذاہب کو چیلنج دیا کہ اگر تمہارے مذاہب سچے ہیں۔ اور اسلام جھوٹا ہے تو آؤ میرے ساتھ روحانی کمالات میں، نشان نمائی میں اور استجابت دُعا میں مقابلہ کر لو۔ پھر ثابت ہو جائے گا کہ کس کا مذہب سچا اور زندہ ہے۔ اور کس کا جھوٹا اور مُردہ ہے۔ اور اعلان کیا کہ اس مقابلہ میں میں جیتوں گا۔ اور میرے دینِ اسلام کی فتح ہوگی۔ یہ دونوں چیلنج ایسے تھے کہ جنہوں نے دوسرے مذاہب کے جھنڈوں کو کلی طور پر سرنگوں کر دیا اور اسلام کا پرچم آسمان کی بلندیوں میں لہرانے لگا۔ ان چیلنجوں سے ان مذاہب کی عمارت لرز گئی یہ ایک بجلی تھی جو آسمانِ اسلام سے اُن پر گری اور ان کو بھسم کر کے رکھ دیا۔ یہ وہ عصائے موسیٰ تھا جس نے ان کے سحر کو توڑ دیا۔ کسی کو جرأت تھی کہ اس میدان مقابلہ میں کھڑا ہوتا۔ کیونکہ یہ میدان اسلام کا ہے کوئی اور مذہب اس میں قدم نہیں رکھ سکتا۔ ؎

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

ایک فعّال جماعت کا قیام

مسیح موعود کا ایک کام یہ بتلایا گیا تھا کہ وہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ اور مَآ اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ کی مصداق ایک جماعت قائم کرے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ السلام نے زندہ اسلام کے ذریعہ ایک زندہ جماعت پیدا کر دی ہے وہ صحابہؓ کی طرح فعّال ہے اور صحابہؓ کی طرح جانثار ہے۔ اور صحابہؓ کی طرح محبِ خدا اور عاشقِ رسولؐ ہے۔ وہ مَآ اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ کی زندہ تصویر ہے جس کے سر پر خلافت کا تاج ہے۔ جس کے دل میں اسلام کا نور ہے۔ جس کے سینہ میں عشقِ محمدی کا سوز ہے، جس کے ایک ہاتھ میں شمشیرِ قرآن ہے اور ایک ہاتھ میں پرچمِ محمدی ہے۔ اور مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں غلبۂ اسلام کے لئے دجّالی قوتوں سے برسرِ پیکار ہے۔ اور اس وقت تک سینہ سپر رہے گی جب تک مہدیٔ زمانؑ کی پیشگوئی پوری نہیں ہو جاتی کہ

"قریب ہے کہ تمام ملّتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور تمام حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا اور نہ کند ہوگا۔ جب تک کہ دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔"

اس میدانِ جہاد میں آپؑ کی جماعت نے جن عظیم الشان قربانیوں اور جس غیر معمولی اخلاص، ایثار اور فدائیت کا نمونہ دکھایا ہے اس کی نظیر سوائے صحابہ کرامؓ کے اور کہیں نہیں ملتی۔ اور یہ جماعت قربانیاں دیتی چلی جائے گی اور قدم آگے بڑھاتی چلی جائے گی یہاں تک کہ دنیا کا چپہ چپہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی صداؤں سے گونج اُٹھے گا ؎

محو کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
رُوئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

اس جماعت کو ایک بہت بڑا امتیاز اور بہت بڑی خصوصیت یہ حاصل ہے کہ اس کے پاس اسلام کی عالمگیر تبلیغ کا ایک منظم اور عظیم منصوبہ ہے۔ احمدیت سے پہلے رُوئے زمین پر اسلام کی تبلیغ کا کوئی منصوبہ نہیں تھا اور آج اس وقت بھی پوری دنیا میں سوائے جماعتِ احمدیہ کے اسلام کی تبلیغ کا کوئی منصوبہ نہ کسی فرقہ کے پاس ہے، نہ کسی انجمن کے پاس ہے، نہ کسی پارٹی کے پاس ہے اور نہ کسی حکومت کے پاس ہے۔ یہ شرف اور یہ سعادت صرف احمدیت کو حاصل ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک زندہ خدا کی خبر دی، ایک زندہ رسولؐ سے روشناس کرایا، ایک زندہ کتاب سے باخبر کیا اور زندہ اسلام سے متعارف کرایا۔ دنیائے اسلام کی اندرونی اصلاح کی۔ اس کو بیرونی حملوں سے بچایا اور عیسائیت کے پھندے سے نجات دلائی۔ صلیب کو پاش پاش کر دیا۔ دجّالی قوتوں کو مفلوج کر دیا قصرِ ادیانِ باطلہ کو متزلزل کر دیا۔ اور اس کی مکمل مسماری کے لئے اور قصرِ اسلام کی تکمیلِ تعمیر کے لئے ایک منظم، فعّال اور جانثار جماعت پیدا کر دی۔

حضرات! اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کے قلعہ سے عیسائیت اور دیگر ادیان پر جو مسلسل اور پے در پے حملے کئے ہیں اور کاری ضربیں لگائی ہیں ان سے ادیانِ باطلہ کی عمارت متزلزل ہو چکی ہے اور اس کی بنیادیں کھوکھلی ہو چکی ہیں اور اب یہ عمارت گرا ہی چاہتی ہے۔ صرف ایک دھکا لگنے کی ضرورت ہے اور یہ دھکا بھی احمدیت نے ہی لگانا ہے۔

سو اے مسیحِ محمدی کے جانثار مِتوالو! اے خلافتِ احمدیہ کے بہادر سپوتو! اُٹھو! ہاں تم اُٹھو! کہ یہ عمارت منہدم ہونے کے لئے تمہارے ہاتھوں کی منتظر ہے۔ سو اُٹھو اور ناصر (ایدہ اللہ تعالیٰ) کی قیادت میں آگے بڑھو اور اس زور کا دھکا لگاؤ کہ یہ عمارت پیوندِ خاک ہو جائے اور اس کی جگہ اسلام کی عظیم الشان عمارت تعمیر کر دو۔ کیونکہ اسلام کی آخری اور مکمل فتح تمہارے مقدّر میں آسمانوں پر لکھی جا چکی ہے

گر قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

؎

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن
دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

"راہِ امن" کا چوتھا سالنامہ

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس

خدا تعالیٰ کا بے انتہا فضل و کرم ہے کہ پچھلے چار سال سے جماعت احمدیہ مدراس کے زیر اہتمام خاکسار کی نگرانی میں اور مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت کی زیر ادارت تامل زبان میں ماہنامہ "راہِ امن" بلا ناغہ اور باقاعدگی سے ہر ماہ شائع ہوتا ہے جس سے تامل ناڈو میں احمدیت کا پیغام وسیع پیمانہ پر پہنچایا جا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس ماہ کے معیاری اور بلند پایہ مضامین کی وجہ سے علمی طبقہ میں خاص کر نوجوانوں میں اس کی بڑھتا مقبولیت ہے۔

ہر پرچہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات و تعلیمات، حضرت مصلح موعود کی تصنیف دیباچہ قرآن مجید کی قسطیں، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ خطبات، دیگر علمی مضامین کے علاوہ مخالف رسالوں میں شائع ہونے والے مخالفانہ مضامین کے جوابات باقاعدہ شائع ہوتے ہیں۔ ہم نے ابھی تک کسی بھی "عالم دین" اور "محافظ ختم نبوت" کے دعویدار کی اُدھار باقی نہیں رکھی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک؛

چوتھے سالنامہ کیلئے حضرت ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کا پیغام!

یہ رسالہ ماہ مارچ ۱۹۷۱ء میں شروع ہوا تھا۔ ماہ فروری ۱۹۷۵ء کا پرچہ نمبر سالنامہ اپنی سابقہ روایتوں کے مطابق جاذبِ نظر شکل میں شائع ہوا۔ اس سالنامہ کے لئے ہماری درخواست پر محترم حضرت ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان نے مندرجہ ذیل پیغام روانہ فرما کر ہماری عزت افزائی فرمائی۔ یہ پیغام سالنامہ کی زینت بنا ہوا ہے۔

"میرا مختصر پیغام برادران جماعت کے لئے یہی ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو پیغام اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دنیا کے لئے دیا ہے۔ اسے پورے عزم اور مواعظ حسنہ کے ساتھ دنیا تک پہنچایا جائے اور اس میں زیادہ سے زیادہ وسعت پیدا کی جائے۔ اور اس کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کی جائیں جو صحابہ کرام کی قربانیوں کا رنگ اختیار کر لیں۔

دوسرے پیش آمدہ حالات میں دُعاؤں پر بہت زور دیا جائے تا ان قربانیوں کے نتائج جلد پیدا ہوں اور شاندار ہوں۔ اور دنیا کی آنکھیں کھلیں اور وہ بھی حق و صداقت کو قبول کر کے اس سے فائدہ اُٹھائیں اور اپنی دنیا اور عاقبت کو سنوار سکیں۔

اسلام کے پیغام کو ہندوستان کے غیر مسلم برادرانِ وطن تک اس رنگ میں پہنچانا ہے کہ وہ اسلام کی خوبیوں سے آگاہ ہوں۔ اور اسے دینِ فطرت اور دنیا میں کامل امن پیدا کرنے والی تعلیم کے طور پر تسلیم کر لیں۔ یہ تمام مسلم جماعتوں اور فرقوں کا اوّلین فریضہ ہے۔ جماعت احمدیہ نے اپنے قیام کے پہلے دن سے ہی اس مقصد کو ہمیشہ مدِّ نظر رکھا ہے اور ہم اپنے دوسرے تمام مسلمان بھائیوں سے بھی یہ اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ اس مقصد کے حصول کے لئے آنحضرت صلعم اور آپ کے صحابہ کے نمونہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے میدانِ عمل میں آئیں تا ہم جلد سے جلد اسلام کی حسین اور خوبصورت اور پاکیزہ تعلیم کو نہ صرف تامل ناڈو کے علاقہ تک بلکہ سارے ہندوستان اور ساری دنیا میں پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین والسلام

خاکسار۔

مرزا وسیم احمد ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان"

تبصرے

اس سالنامہ کی اشاعت کے بعد مختلف مکاتیب خیال دوستوں سے سالنامہ کے بارے میں اپنے نیک خیالات اور تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے بے شمار خطوط ہمیں مل رہے ہیں ان میں سے بطور مثال صرف تین خطوں کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اس سالنامہ میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جو ۲ر جنوری ۷۵ء کے بدر میں شائع ہوا تھا اس کا تامل ترجمہ شائع کیا تھا۔ ہمیں معلوم ہونے والی ہر چٹھی میں اس خطبہ کے بارے میں بہت ہی تعریف کی گئی ہے۔

① پالنم کوٹے (تامل ناڈو) سے ایک غیر مسلم دوست Piraiyanpan اپنی چٹھی میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"آپ کا سالنامہ ملا پڑھ کر بے انتہا خوشی محسوس ہوئی آپ کے ناظر صاحب کے پیغام سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی جماعت کا مستقبل بہت ہی روشن بہت ہی شاندار اور بہت ہی سنہرا ہوگا آپ کے خلیفۃ المسیح نے یہ فرمایا ہے۔ کہ ہم زندہ رہنے کے لئے اور دوسروں کو زندہ کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اور یہی ہمارا شیریں انتقام ——— (Sweet) ہے۔

آہا! یہ فقرات کتنے ہی خوبصورت اور بیش قیمت ہیں!! کیا اس دنیا میں اس قسم کی تعلیمات پیش کرنے والے کوئی اور روحانی رہنما پائے جا سکتے ہیں۔ میں صدقِ دل سے اور پورے صمیم قلب کے ساتھ کہنے کے لئے تیار ہوں کہ آج ساری دنیا میں اس قسم کا کوئی اور روحانی رہنما نظر نہیں آئے گا۔ "دیباچہ قرآن" کو بہت شوق سے باقاعدہ مطالعہ کرنے والوں میں میں بھی ایک ہوں۔ براہ کرم ہر ایک پرچہ میں بلا ناغہ اس قسط وار مضمون کو شائع فرماتے رہیں۔ تامل ناڈو میں آپ کے سلسلہ کے خلاف مخالفت شروع ہو چکی ہے۔ سنا گیا ہے کہ یہ مخالفت میلا پالئم اور پالئم کوٹے سے شروع کی جا رہی ہے۔ لہذا پوری تیاری اور ہوشیاری کے ساتھ رہیں۔ خدا آپ کے ساتھ ہو۔"

② ایک غیر احمدی مسلم دوست مکرم کے آئی ذکریا (مدراس) اپنی چٹھی میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"ملاؤں کے اعتراضات کے لئے آپ کے گراں قدر جوابات بہروں کے کان میں بین بجانے کے مترادف ہے۔ ان ملاؤں کی اصلاح خدا ہی کر سکتا ہے۔!! براہ کرم آپ اپنے پاکیزہ رسالہ کے قیمتی اوراق اور اوقاتِ عزیز کو ان ملاؤں کے لئے ضائع نہ کریں۔ اس کے بجائے حسب حال قیمتی مضامین، قرآن کی تفسیر اور اپنی جماعت کے عقائد کے بارے میں زیادہ سے زیادہ لکھتے رہیں۔ خدا تعالیٰ یقیناً آپ کو کامیابی بخشے گا"

③ ایک عیسائی دوست پی الکزنڈر لیوٹ داس لکھتے ہیں۔

"ایک عرصہ سے میں آپ کے رسالہ کا مطالعہ کر رہا ہوں میں بھی اس کے مداحوں میں سے ایک ہوں سالنامہ موصول ہوا! پڑھ کر بے اختیار تعریفی کلمات منہ سے نکل پڑے اس پرچہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی یہ تعلیم کہ "ہم شیریں انتقام لیں گے" بہت ہی پیاری اور میٹھی محسوس ہوئی۔ اس طرح کا شیریں انتقام لینے کی توفیق خدا ہم سب کو عطا کرے"۔

رسالہ راہِ امن کے بارے میں ہمیں موصول ہونے والی بے شمار چٹھیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک طرف موجودہ علمی طبقہ خاص کر نوجوان طبقہ احمدیت کی تعلیمات اور عقائد سے بہت متاثر ہیں۔ اور انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ تو دوسری طرف موجودہ ملاؤں کی معاندانہ کرتوتوں سے بہت نالاں اور مایوس ہیں۔ اور ہر صاحب عقل و فہم ان لوگوں سے اپنا پیچھا چھڑانا چاہتے ہیں!

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ راہ امن کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیمات کی صحیح ترجمانی کرنے اور انہیں زیادہ سے زیادہ دوسروں تک پہنچاتے رہنے کی توفیق دے۔ اور اسے عرصہ دراز تک خدماتِ دینی بجا لاتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے لئے کام کرنے والوں اور دیگر مالی اور قلمی امداد کرنے والوں کو اپنے فضل سے دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے آمین؛

درخواست ہائے دُعا

(۱) خاکسار کے ماموں مکرم عبد الحمید صاحب پیٹ درد کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں مورخہ ۱۷ر مارچ کو ان کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دُعا فرمائیں۔

خاکسار محمد عمر مبلغ سلسلہ مدراس

(۲) میری امی جان سیدہ رقیہ بیگم صاحبہ مظفر پور آجکل بے حد کمزور ہو گئی ہیں۔ اور انہیں سر آنکھوں اور گردن میں مستقل درد کی شکایت رہتی ہے۔ تمام احباب جماعت اور درویشان قادیان سے عاجزانہ التماس ہے کہ ان کی کامل شفایابی و درازی عمر کیلئے دعا فرمائیں۔

خاکسار:۔ سیدہ حمیدہ رضوان موسٰی بنی مائیٹر

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ آئندہ ماہ اپریل ۱۹۷۵ء کی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے بذریعہ اخبار بدر بطور یاددہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ بدر اپنی پہلی فرصت میں ادا کریں تاکہ آئندہ آپ کا اخبار جاری رہ سکے۔ اور ایسا نہ ہو کہ آپ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے آپ کے نام اخبار بند ہو جائے۔ اور کچھ وقت کیلئے آپ مرکزی حالات اور اہم دینی اعلانات اور علمی مضامین سے محروم ہو جائیں اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو آمین۔

مینجر بدر قادیان

خریداری نمبر	نام خریداران	خریداری نمبر	نام خریداران
۱۱	محترم امیر صاحب مقامی	۲۰۵۲	مکرم جواد حسین صاحب
۸۷	" وکیل المال صاحب تحریک جدید	۲۰۵۵	" سید ظفر احمد صاحب
۱۲۷	محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ	۲۱۰۵	" سید خلیل احمد صاحب
۱۷۷	مکرم انچارج صاحب وقف جدید	۲۲۰۵	" ایچ اے لطیف صاحب
۲۹۷	" مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل	۲۲۴۰	" عبد الوہاب صاحب نائیک
۳۸۷	" قریشی فضل حق صاحب	۲۲۵۲	" محمد یوسف صاحب
۱۰۱۸	" ایم کمال الدین صاحب	۲۲۵۵	" ڈاکٹر اختر احمد صاحب
۱۰۲۲	" فخر خان صاحب	۲۲۹۲	" الحاج عبد المجید صاحب
۱۰۴۷	" عبد العظیم صاحب	۲۳۲۱	" نذیر احمد صاحب
۱۰۷۰	" سید غلام مصطفیٰ صاحب	۲۵۲۵	محترمہ ناصرہ خاتون صاحبہ
۱۱۰۲	محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ	۲۵۲۷	لائبریری گورنمنٹ کالج
۱۱۸۰	مکرم بشیر الدین صاحب	۲۵۳۰	مکرم بدن بشیر صاحب
۱۲۰۵	محترمہ نفتی بو صاحبہ	۲۵۳۳	" شیخ عبد الرؤف صاحب
۱۳۰۲	مکرم محمد اسماعیل صاحب	۲۵۳۵	" ڈاکٹر شمیم الحق صاحب
۱۳۱۶	" ظفر احمد صاحب بانی	۲۵۳۷	" عبد الفتح صاحب
۱۳۴۱	" صدیق امیر علی صاحب	۲۵۳۹	" ناصر احمد صاحب بانی
۱۴۰۹	محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ	۲۵۴۰	" الطاف احمد صاحب
۱۴۳۳	مکرم کے محمد کنجو صاحب	۲۵۴۱	" مولوی ایم محمد ابراہیم صاحب
۱۴۴۸	" منیر احمد صاحب	۲۵۴۲	" کے ایس۔ او۔ ایچ۔ کنور
۱۴۹۱	" انیس الرحمان صاحب	۲۵۴۳	" سیاہ ناصر احمد صاحب
۱۴۹۹	محترمہ اعجاز فاطمہ صاحبہ	۲۵۴۴	" ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب
۱۶۱۱	مکرم ڈاکٹر مظفر احمد سرینگر	۲۵۴۷	محترمہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ
۱۷۳۰	" اختر الحق صاحب	۲۵۴۸	مکرم ایچ اے خان صاحب
۱۷۵۹	" مولانا عبد المنان عبقری صاحب	۲۵۰[illegible]	مس مبارکہ بیگم صاحبہ
۱۸۲۹	" محمد شہاب الدین صاحب	۲[illegible]	اقبال لائبریری اینڈ ریڈنگ روم
۱۸۶۰	" محمد یونس صاحب	۲۵[illegible]	مکرم ایم جمال الدین صاحب
۱۸۹۸	انجمن احمدیہ شورت	۲۴۵۱	" محمد ادریس صاحب
۱۸۷۹	مکرم سید عبد الجبار صاحب	۲۵۰[illegible]	" معین الدین صاحب
۱۹۴۸	" محمد مظاہر حسین صاحب	۲[illegible]	روزنامہ سیاست کانپور
۱۹۶۳	" مم عبد الرحمٰن صاحب	۲[illegible]	محترمہ ثریا نازی صاحبہ
۱۹۰[illegible]	" پریذیڈنٹ جماعت کیناڈور	۲[illegible]	مکرم علی محمد صوفی صاحب
۲۰۲۹	" شمس الحق صاحب	[illegible]	" الیس الیس دین صاحب

درخواست دعا :- خاکسار کی بچی رضیہ سلطانہ امسال میٹرک کا امتحان دے رہی ہے۔ عزیزہ کی کامیابی کے لئے درویشان کرام و جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار منور ظفر اللہ خان [illegible]

وقف جدید کے جہاد میں گھر کا ہر فرد شامل ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات سے واضح ہے کہ وقف جدید کا چندہ بالغ احباب کی طرح اطفال پر بھی لازم ہے اس لئے اس کی شرح اتنی قلیل رکھی گئی ہے۔ تاکہ گھر کا ہر فرد سہولت سے اس میں شامل ہو سکے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے فرمایا ہے:-

"میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد وقف کی طرف توجہ کرے اور اپنے آپ کو ثواب کا مستحق بنائے یہ مفت کا ثواب ہے جو ان کو مل رہا ہے"۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:-

"اگر آپ کے دل میں یہ احساس ہو کہ ہمارے بچوں کو نیکی کی عادت نہ پڑ جائے اور اس عادت میں وہ پختہ نہ ہو جائیں تو مہینہ میں ایک اٹھنی ایسی چیز نہیں جو بوجھ معلوم ہو"۔

ان تاکیدی ارشادات بالا پر احباب کو عمل کرنا ضروری ہے۔ اور جن جماعتوں نے اب تک وعدے ارسال نہیں کئے ہیں۔ امید ہے وہ فوری توجہ فرمائیں گے۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

مالی خدمت دین کا نصف حصہ ہے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے فرماتے ہیں:-

"میرا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے کہ اس زمانہ میں خصوصاً اور ویسے عموماً مالی خدمت، دین کا نصف حصہ ہے۔ اسی لئے قرآن مجید نے اپنی ابتداء میں ہی جو صفت متقیوں کی بیان فرمائی ہے۔ اسمیں اُن کی ذمہ داریوں کا خلاصہ ان الفاظ میں کیا ہے الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ یعنی متقی تو وہ ہیں جو ایک طرف تو خدا کی محبت میں اس کی عبادت بجا لاتے ہیں اور دوسری طرف اپنے خدا داد رزق سے دین کی خدمت میں خرچ کرتے ہیں

اس اہم آیت میں گویا دینی فراست کا پچاس فی صدی حصہ انفاق فی سبیل اللہ کو قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے جہاں جہاں اعمال صالحہ کی تلقین فرمائی ہے۔ وہاں ہر مقام لازماً صلوٰۃ اور زکوٰۃ کو خاص طور پر نمایاں کرکے بیان کیا ہے"۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

ولادت

مکرم منور احمد صاحب سورب کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے مورخہ ۷۵/۲/۲۶ کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نام "مظہر احمد" تجویز کیا گیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور نیک، صالح اور خادم دین بنائے آمین۔

مکرم منور احمد صاحب نے اس موقعہ پر دس روپے شکرانہ فنڈ اور پانچ روپے اعانت بدر میں ادا فرمائے ہیں۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے آمین۔

خاکسار:- فیض احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ شیموگہ

خُطبۂ جُمعہ بقیہ صفحہ (۲)

صلی اللہ علیہ وسلم کے رُوحانی فرزند کو ایک جماعت دوں گا جو اس رُوحانی فرزند کے ذریعہ حضرت محمد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض اور آپ کی برکات کی وارث ہوگی۔ اور آپؐ کی لائی ہوئی تعلیم پر چلنے والی ہوگی۔ اور آپس میں محبت اور پیار کرنے والی ہوگی۔ مَیں پھر کہتا ہوں کیونکہ میرے سامنے بعض دوست ایسے بھی ہیں جو اس حقیقت پر یقین نہیں رکھتے کہ

مہدی معہُود کی جماعت

آپس میں محبت اور پیار کرنے والی جماعت ہوگی۔ جو لوگ آپس میں محبت اور پیار نہیں کرتے ! وہ خدا کی نگاہ میں حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل نہیں صرف دُکھ اُٹھانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسُوب ہونا تو بڑی بدقسمتی کے مترادف ہے۔ بھلا یہ بھی کوئی بات ہے کہ دُکھ اُٹھانے کے لئے انسان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی طرف منسوب ہو جائے۔ لیکن جو ذمہ داریاں ہیں، اُن کو ادا نہ کرے اور اس مقام پر کھڑے ہونے سے جو سُکھ اور جو سرُور اور جو لذت اور جو فیوض اور جو رحمتیں حاصل ہو سکتی ہیں اُن سے وہ اپنے آپ کو محروم کرلے۔

پس احبابِ جماعت

دُعائیں کریں

کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس محرومی سے بچائے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے ذریعہ دُنیا میں بشاشت اور سُکھ کا جو ماحول پیدا کرنا چاہتا ہے، اُس کی توفیق عطا ہو۔ ہم اللہ تعالیٰ کی منشاء اور اسی کی توفیق سے وہی بشاشت جو ہمیں دی گئی ہے نوعِ انسانی کے لئے ویسی ہی بشاشت کے حالات پیدا کرنے والے بن جائیں اللہ تعالیٰ سے ہمیں

دُعا

کرتے رہنا چاہیئے۔ اس کی قوّت اور اس کی توفیق کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہی ہمارا مددگار ہے ٭

منظوری عُہدیداران جماعتِ احمدیہ آسنور

مندرجہ ذیل عہدیداران کی یکم مئی ۱۹۷۴ء سے لے کر ۳۰ راپریل ۱۹۷۷ء تک تین سال کیلئے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ جملہ عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق بخشے اور اپنے فضلوں سے نوازے آمین

ناظرِ اعلےٰ قادیان

عہدہ	نام
صدر	مکرم مولوی عبدالواحد صاحب فاضل
نائب صدر	؍؍ سعید احمد صاحب ڈار
جنرل سیکرٹری	؍؍ محمد عبداللہ صاحب نائک
سیکرٹری مال	؍؍ ماسٹر عبدالحکیم صاحب وانی
؍؍ امور عامہ	؍؍ عبدالقدیر صاحب نائک
؍؍ تبلیغ	؍؍ ماسٹر نعمت اللہ صاحب لون
؍؍ تعلیم و تربیت	؍؍ عبدالخالق صاحب نائک
؍؍ جائداد	؍؍ ماسٹر عبدالوہاب صاحب
سیکرٹری ضیافت	مکرم عبدالکریم صاحب ریشی
؍؍ تحریک جدید	؍؍ محمد یوسف صاحب ڈار
؍؍ وقفِ جدید	؍؍ محمد یوسف صاحب ڈار
؍؍ جوبلی فنڈ	؍؍ محمد یوسف صاحب ڈار
آڈیٹر	؍؍ مسعود احمد صاحب
امام الصلوٰۃ	؍؍ عبدالقادر صاحب بیگ
امین	؍؍ محمد امین صاحب نائک
قاضی	؍؍ عبدالعزیز صاحب پنڈت

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ صفحہ

اس لئے خُطبہ ارشاد فرمانے کے بعد حضور کے ارشاد کی تعمیل میں نماز محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پڑھائی۔ اور حضُور نے خود بیٹھ کر نماز ادا کی ٭

درخواستِ دُعا

اُستاذی المحترم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری ایڈیٹر بدر کی طبیعت تا حال بوجہ بلڈ پریشر ناساز ہے۔ احبابِ جماعت خصُوصیت سے دعا فرمائیں کہ اللہ انہیں کامل صحت عطا فرمائے آمین۔

خاکسار: جاوید اقبال اختر

لازمی چندہ جات کی فرضیّت !

یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ چندہ عام اور جلسہ سالانہ جماعتی طور پر لازمی اور ضروری چندے ہیں۔ اور سب سے مقدم ہیں۔ کیونکہ ان کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی ہے اور ان میں باقاعدگی کے لئے حضور تاکید کرتے ہوئے یہاں تک فرماتے ہیں

"جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے گا اس کا نام سلسلہ بیعت سے کاٹ دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہ رہ سکے گا۔"

گویا تین ماہ تک چندہ نہ دینے والے کے متعلق حضور کا اس قدر سخت انذار ہے کہ وہ سلسلہ بیعت سے کٹ جاتا ہے۔ چہ جائیکہ جو اس سے زیادہ کئی ماہ یا کئی سال سے چندہ کا تارک یا بقایا دار ہوگا ایسا شخص اپنے انجام کے متعلق خود غور کر سکتا ہے۔ ظاہر طور پر اگر کوئی شخص جماعت سے خارج نہ بھی ہو لیکن خدا تعالیٰ کے حضور اس کوتاہی کی پاداش میں اس کا نام سلسلہ بیعت سے کٹ جائے تو یہ امر اس کے لئے ارشادِ خداوندی خسر الدنیا والاخرۃ کے مطابق سخت نقصان اور خسران کا موجب ہے۔

الغرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو لازمی چندوں کی فرضیت اور اہمیت سے جماعت کو آگاہ فرمایا ہے اس کے پیشِ نظر احبابِ کرام اور عہدیدارانِ جماعت کا فرض ہے کہ اس کے مطابق ان چندوں کی ادائیگی اور فراہمی کے لئے پوری تندہی اور کوشش سے کام لیں ٭

ناظرِ بیت المال (آمد) قادیان

سب سے عمدہ دعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی اور گناہوں سے نجات حاصل ہو

مومن نوافل کے ساتھ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے اور نوافل و حسنات میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"نمازوں میں قرآن اور ماثورہ دعاؤں کے بعد اپنی ضرورتوں کو برنگ دعا اپنی زبان میں خدا تعالیٰ کے آگے پیش کرو تاکہ آہستہ آہستہ تم کو حلاوت پیدا ہو جائے۔ سب سے عمدہ دعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی اور گناہوں سے نجات حاصل ہو۔ کیونکہ گناہوں ہی سے دل سخت ہو جاتا اور انسان دنیا کا کیڑا بن جاتا ہے۔ ہماری دعا یہ ہونی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو جو دل کو سخت کر دیتے ہیں دور کر دے۔ اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے۔ دنیا میں مومن کی مثال اس سوار کی ہے کہ جو جنگل میں جا رہا ہے۔ راہ میں بسبب گرمی اور تھکان سفر کے ایک درخت کے نیچے سستانے کے لئے ٹھہر جاتا ہے۔ لیکن ابھی گھوڑے پر سوار ہے۔ اور کھڑا کھڑا گھوڑے پر ہی کچھ آرام لے کر آگے اپنے سفر کو جاری رکھتا ہے۔ لیکن جو شخص اس جنگل میں گھر بنائے وہ ضرور درندوں کا شکار ہوگا۔ مومن دنیا کو گھر نہیں بناتا۔ اور جو ایسا نہیں خدا تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرتا نہ خدا تعالیٰ کے نزدیک دنیا کو گھر بنانے والے کی عزت ہے۔ خدا تعالیٰ مومن کی عزت کرتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ مومن نوافل کے ساتھ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے۔ نوافل سے مراد یہ ہے کہ خدمت مقرر کردہ میں زیادتی کی جاوے۔ ہر ایک خیر کے کام میں دنیا کا بندہ تھوڑا سا کر کے سست ہو جاتا ہے۔ لیکن مومن زیادتی کرتا ہے۔ نوافل صرف نماز سے ہی مختص نہیں بلکہ ہر ایک حسنات میں زیادتی کرنا نوافل ادا کرنا ہے۔ مومن محض خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے ان نوافل کی فکر میں لگا رہتا ہے۔ اس کے دل میں ایک درد ہوتا ہے جو اسے بے چین کرتا ہے اور وہ دن بدن نوافل و حسنات میں ترقی کرتا جاتا ہے۔ اور بالمقابل خدا تعالیٰ بھی اس کے قریب ہوتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ مومن اپنی ذات کو فنا کر کے خدا تعالیٰ کے سایہ تلے آ جاتا ہے۔ اس کی آنکھ خدا تعالیٰ کی آنکھ، اس کے کان خدا تعالیٰ کے کان ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ کسی معاملہ میں خدا تعالیٰ کی مخالفت نہیں کرتا۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس کی زبان خدا تعالیٰ کی زبان اور اس کا ہاتھ خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۹)

ضروری اعلان بابت رشتہ ناطہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔ اور تعداد میں اضافہ نیز حالات میں تبدیلی کی وجہ سے رشتہ ناطہ کے معاملات میں کچھ مشکلات بھی محسوس کی جا رہی ہیں۔ بعض دوست اپنی بچیوں کیلئے مناسب رشتے طے کرانے کے لئے مرکزی شعبہ رشتہ ناطہ نظارت امور عامہ کو لکھتے ہیں مگر اپنے لڑکوں کے متعلق یہ فرماتے ہیں کہ ان کے لئے موزوں رشتہ ہم خود ہی تلاش کر لیں گے

عموماً ایسے دوست غلط جگہ رشتہ کر کے اپنے لئے مستقل نوعیت کی پریشانی پیدا کر لیتے ہیں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے رشتہ کی تلاش کا یہ طریق درست معلوم نہیں ہوتا۔ ظاہر ہے کہ جب مرکزی دفتر میں اگر صرف لڑکیوں کے کوائف ہی ہونگے تو ان کے لئے موزوں رشتے طے کرانے میں مرکز کیونکر مدد کر سکتا ہے۔ لہٰذا موزوں رشتوں کے خواہشمند احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کے کوائف نظارت ہذا میں

بھجوائیں تاکہ نظارت ہذا موزوں رشتے طے کرانے میں احباب جماعت کی مدد کر سکے۔ امراء اور صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ اپنی جماعت کے قابل شادی لڑکے اور لڑکیوں کی فہرست (معہ ولدیت۔ عمر۔ تعلیم۔ روزگار وغیرہ) نظارت ہذا میں ارسال کر کے ممنون فرماویں تاکہ اس سلسلہ میں پیش آ رہی مشکلات کے بارہ میں مرکز کی طرف سے احباب کی رہنمائی کی جا سکے۔ مرکزی مبلغین و معلمین وقف جدید کے تعاون سے مقامی طور پر یا اپنے علاقہ میں رشتے طے کر لینے زیادہ مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ اپنے علاقہ سے باہر دوسرے صوبہ جات میں رشتے طے کرنے میں مرکز بہتر رنگ میں رہنمائی کر سکتا ہے۔ لہٰذا دوست اس جماعتی نظام سے خود فائدہ اٹھائیں۔

ناظر امور عامہ قادیان